ضمیمہ الف: تاریخ وار پالیسی اعلانات

الف۔1 بینکاری پالیسی وضوابط گروپ

اعلان کی تاریخ	سرکلر/سرکلر لیٹر نمبر	پالیسی فیصلہ
15 جولائی 2009ء	بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 13	چینی کے ذخیرے کی سیکورٹی پر مالکاری کے لیے مارجن کی حدود 31 اکتوبر 2009ء تک چینی کے وعدوں پر دیئے گئے سارے قرضوں کی مثبت مطابقت کے لیے تمام بینکوں/ ڈی ایف آئیز سے کہا گیا ہے کہ ذیل میں دی گئی ہدایات کے مطابق اپنے قرضے کم کریں: ☆ آخر جولائی 2009ء تک 25 فیصد کمی ☆ آخر اگست 2009ء تک 25 فیصد ☆ آخر ستمبر 2009ء تک 25 فیصد ☆ آخر اکتوبر 2009ء تک 25 فیصد
16 جولائی 2009ء	بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 19	**خرد مالکاری قرضہ ضمانت اسکیم (ایم سی جی ایف) میں ترامیم** کمرشل بینکوں/ ڈی ایف آئیز کی جانب سے اہل خرد مالکاری بینکوں/اداروں کو تھوک فنڈز کی فراہمی کے لیے تموین کو مزید لچکدار بنانے کی خاطر ایم سی جی ایف کے رہنما خطوط کی دفعہ 5 (i) میں ترمیم کی گئی ہے جسے ذیل میں دیا گیا ہے: " قرض دینے والا ادارہ ضروری مستعدی جانچنے کے بعد ایم سی جی ایف کے تحت مالکاری کی فراہمی کے لیے ایم ایف بی/ ایم ایف آئی کو مالکاری فراہم کرے گا اور ایسا کرتے ہوئے قرض گیر کے خاکہ خطر اور بورڈ آف ڈائریکٹرز سے منظور شدہ پالیسی کو مدنظر رکھنا ہوگا۔ اگر بورڈ آف ڈائریکٹرز سے منظور شدہ پالیسی موجود نہیں ہے تو اس سہولت کے تحت قرضے کی پہلی بار تقسیم کے دو سال کے اندر انہیں ایسی پالیسی تیار کرنا ہوگی، تاہم مذکورہ سہولت کے تحت رقوم کی تقسیم سے قبل قرض دینے والے بینک کی فنڈنگ کے اس کی ایکویٹی سے 20 فیصد متجاوز ہونے کی صورت میں ایسی پالیسی کی تیاری لازمی ہوگی۔"
07 اگست 2009ء	بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 14	**ڈائریکٹرز اور چیئرمین کا معاوضہ** بینکوں/ ڈی ایف آئیز کو تقویمی سال کے دوران بورڈ یا اس کی کمیٹیوں کے اجلاس میں شرکت کرنے والے نان ایگزیکٹو ڈائریکٹرز اور چیئرمین کو مناسب معاوضہ ادا کرنا ہوگا۔

10 اگست 2009ء	بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 21	**تعلیمی اداروں کی فیسیں وصول کرنے پر سروس چارجز** تعلیمی اداروں سے فیسوں کی وصولی پر سروس چارجز کے بارے میں ہدایات میں ترمیم کی گئی ہے جسے ذیل میں دیا گیا ہے: 1۔ کسی تعلیمی ادارے کے فیس جمع کرنے والے کھاتے میں براہ راست فیس کی رقم جمع کرنے والے طالب علم سے کوئی سروس فیس وصول نہیں کی جائے گی۔ 2۔ تعلیمی اداروں، ایچ ای سی/بورڈ وغیرہ کو فیسوں/واجبات کی ادائیگی کے لیے پے آرڈر/ڈی ڈی/یا کسی اور تمسک کے لیے چارجز ان فیسوں/واجبات سے 0.50 فیصد متجاوز نہ ہوں یا 25 روپے فی تمسک وصول کیے جاسکتے ہیں، ان میں سے جو بھی کم ہو۔
26 اگست 2009ء	بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 25	**2006ء کے ازخود کیس کے تحت یوٹیلیٹی بلوں کی وصولی** یوٹیلیٹی بلوں کی وصولی کے طریقے کو مزید سادہ اور بہتر بنانے کے لیے بینکوں کو مزید رہنما خطوط جاری کیے گئے ہیں۔
08 ستمبر 2010ء	بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 26	**خرد مالکاری قرضہ ضمانت اسکیم (ایم سی جی ایف)** خرد مالکاری بینکوں کو بھی ایم سی جی ایف کے تحت مالکاری سے استفادے کی اجازت دی گئی۔
25 ستمبر 2009ء	بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 29	**متعلقہ فریقین کو مالکاری کی سہولتیں** بینکوں/ڈی ایف آئیز کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ صارفی مالکاری، متعلقہ فریقوں اور بورڈ آف ڈائریکٹرز سمیت تمام مالکاری خدمات کی فراہمی کے وقت بینکنگ کمپنیز آرڈیننس 1962ء کی دفعہ 24 پر سختی سے عملدرآمد کو یقینی بنائیں۔
12 اکتوبر 2009ء	بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 31	**چیک کی نامنظوری** بینکوں/ڈی ایف آیز کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ چیکوں کی نامنظوری کی وجوہات کا درست اور مکمل ریکارڈ رکھیں
12 اکتوبر 2009ء	بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 15	**بصارت سے محروم افراد کے لیے بینکاری خدمات** بصارت سے محروم افراد کو سہولت دینے اور انہیں معاشرے کا ایک پیداواری رکن بنانے کے لیے بینکوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ایسے معذور افراد کو انفرادی کھاتہ کھولنے کی اجازت دیں اور اس سے پہلے انہیں ایسے کھاتوں کے آپریشن کے متعلق بینکوں کے طے کردہ قواعد وضوابط سے آگاہ کیا جائے۔

26 نومبر 2009ء	بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 16	**خرد مالکاری بینکوں کے لیے بلا دفتر بینکاری کی پالیسی پر نظر ثانی** خرد مالکاری بینکوں کے مستقل بوتھ کو وسعت دینے کے لیے انہیں امانتیں جمع کرنے/ نکالنے اور ترسیلات کے فرائض انجام دینے کی اجازت دی گئی
31 دسمبر 2009ء	بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 42	**ضابطہ ایم۔2 (اینٹی منی لانڈرنگ اقدامات) میں ترمیم** اینٹی منی لانڈرنگ اقدامات سے متعلق ضابطے ایم 2 پر نظر ثانی کی گئی ہے جسے ذیل میں دیا گیا ہے ''بینک / ڈی ایف آئیز مالکان، چھوٹے کاروبار اور پیشے جن کی قانونی دستاویزات دستیاب نہیں ہیں لیکن وہ کھاتہ دار کے اپنے صارف کو پہچانیے کی پالیسی سے مطمئن ہیں، ان کے علاوہ کسی اور کو نجی کھاتوں کو کاروباری مقاصد کے لیے استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔''
31 دسمبر 2009ء	بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 43	**صارفی مالکاری کے لیے محتاطیہ ضوابط میں ترمیم** غیر ادا شدہ صارفی قرضوں کی ری شیڈولنگ / ری اسٹرکچرنگ کے متعلق ایک نیا ضابطہ آر 5 اے کا اضافہ کیا گیا ہے۔ مزید یہ ہدایت کی گئی ہے کہ بینک / ڈی ایف آئیز کریڈٹ کارڈز اور ذاتی قرضوں کے لیے کلین حد کو ضم کر سکتے ہیں بشرطیکہ اس صارف کی جانب سے بینکوں / ڈی ایف آئیز سے حاصل کردہ مجموعی کلین حد کسی بھی وقت 2 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ دوبارہ یہ زور دیا گیا ہے کہ قرض گیر کی مجموعی کلین حد کو کسی بھی صورت میں 2 لاکھ سے متجاوز نہیں ہونا چاہیے۔
05 جنوری 2010ء	بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 03	**شہید بینظیر بھٹو سی این جی بس پروجیکٹ، پبلک پرائیوٹ پارٹنرشپ پر مبنی ماحول دوست سرکاری ٹرانسپورٹ کا نظام** اسکیم کی تفصیلات بینکوں کو اس ہدایت کے ساتھ دی گئی ہیں کہ وہ اپنی منظور شدہ کریڈٹ پالیسی کے تحت تجویز کا جائزہ لیں
12 جنوری 2010ء	بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 01	**ای سی آئی بی کو رپورٹنگ** بینکوں / ڈی ایف آئیز کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ متعلقہ قرض گیر کا نام ای سی آئی بی میں 90 روز تک واجب الادا کے زمرے میں شامل کرنے سے قبل اسے اطلاع دینے کے لیے ایک مراسلہ بھیجیں۔ ایسے مراسلے سے قرض گیر کو اس کا نام ای سی آئی بی پر رپورٹ کرنے کے اثرات کا علم ہوگا اور اسے اپنے واجبات کی تنسیخ / تصفیے کے لیے کافی وقت (15 دن) بھی مل جائے گا۔
25 جنوری 2010ء	بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 02	**اسکول مینجمنٹ کمیٹی کے کھاتوں (ایس ایم سی) کو سروس چارجز سے استثنا حاصل ہوگا** اسکول مینجمنٹ کمیٹی کے کھاتوں کو کم از کم بیلنس برقرار نہ رکھنے کے باعث سروس چارجز سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے

25 فروری 2010ء	بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 05	**خدمت فراہم کرنے والوں کو اصل لاگت سے متجاوز یا ادا کردہ رقم پر بیمہ پریمیم اور دیگر چارجز کی کٹوتی** اس ضمن میں موجودہ ہدایات کا جائزہ لیا گیا اور بینکوں/ ڈی ایف آئیز کے لیے نئی ہدایات جاری کی گئی ہیں جن پر سختی سے عملدر آمد کرنا ہوگا: i۔ بینکوں/ ڈی ایف آئیز کو بیمہ کار کو رقم کی ادائیگی کے لیے صارفین سے وصول ہونے والے بیمے کے پریمیم کا حصہ نہیں رکھنا چاہیے۔ ii۔ بینک/ ڈی ایف آئیز مختلف زمروں میں خدمت فراہم کرنے والوں کو ادا کی جانے والی رقم پر ان کی اصلی لاگت سے متجاوز کوئی رقم چارج نہیں کریں گے۔ iii۔ بینکوں/ ڈی ایف آئیز کو صارفین سے سمجھوتہ کرتے وقت ان سے قابل وصولی تمام چارجز کو واضح طور پر ظاہر کرنا ہوگا اور اسے ان کے چارجز کے شیڈول میں بھی شامل کیا جائے۔
04 مارچ 2010ء	بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 04ء	**بینکاری کمپنی میں چیئرمین صدر/ منیجنگ ڈائریکٹر/ چیف ایگزیکٹو کی بالواسطہ یا بلاواسطہ شیئر ہولڈنگ** بینکوں اور ڈی ایف آئیز کو ہدایت کی گئی ہے کہ ہر چیئرمین، منیجنگ ڈائریکٹر یا بینکاری کمپنی کا چیف ایگزیکٹو آفیسر سالانہ بنیادوں پر اس کمپنی کے ریٹرنز اسٹیٹ بینک میں جمع کرانے کا پابند ہوگا، جو بینکاری کمپنی میں اس کی تمام تفصیلات اور اس کے حصص کی ہولڈنگ کی قدر پر مشتمل ہوگا، خواہ بالواسطہ یا بلاواسطہ اور ایسی ہولڈنگ میں کسی بھی قسم کی تبدیلی یا ہر تقویمی سال کے آخر تک پندرہ روز میں اس سے منسلک رائٹس میں اتار چڑھاؤ، جسے ضمیمہ۔I میں دیا گیا ہے
05 اپریل 2010ء	بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 07	**کارپوریٹ/ کمرشل بینکاری کے لیے محتاطیہ ضوابط۔ ایم 3** بینکوں/ ڈی ایف آئیز کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ مقامی قانون نافذ کرنے والے اداروں کو مشکوک سرگرمیوں کے بارے میں بروقت اطلاع دیں۔
17 مئی 2010ء	بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 03	**بیرون ملک تعلیم کے لیے درخواستیں دینے والے طلبہ کے کھاتوں/ بینک گوشواروں کی تصدیق** بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند پاکستانی طلبہ کو سہولت دینے کے لیے ان کے بینک کھاتوں/ گوشواروں کی تصدیق کے متعلق تفصیلی ہدایات بینکوں/ ڈی ایف آئیز کو جاری کی گئی ہیں۔

10 جون 2010ء	بی ایس ڈی سرکلر نمبر 03	**مالی رپورٹنگ پر اندرونی کنٹرول (آئی سی ایف آر)** بینکوں/ ڈی ایف آئیز کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ آئی سی ایف آر پر 30 ستمبر 2010ء کو ختم ہونے والی سہ ماہی پر ایک تفصیلی جائزہ رپورٹ 31 اکتوبر 2010ء تک جمع کرا دیں جس کی ان کے ''بورڈ آف ڈائریکٹرز'' یا متعلقہ ''آڈٹ کمیٹی'' سے منظوری ضروری ہے۔ جائزہ رپورٹ میں 24 فروری 2009ء کو جاری کیے جانے والے بی ایس ڈی سرکلر نمبر 05 میں دیئے گئے روڈ میپ کے تمام مرحلوں کو تفصیلی جائزہ لیا گیا ہو اور خامیوں کی نشاندہی، اصلاحی اقدامات اور کنٹرولز کی ٹیسٹنگ کے نتائج شامل ہوں۔ مزید برآں، بینکوں/ ڈی ایف آئیز کے آڈیٹرز کو 31 دسمبر 2010ء کو ختم ہونے والے سال کے لیے سالانہ مالی گوشواروں میں آئی سی ایف آر پر رائے کا اظہار کرنے کے بجائے متعلقہ بینکوں/ ڈی ایف آئیز کی انتظامیہ کے ذریعے ایک ''طویل مدتی رپورٹ'' جمع کرانے کی اجازت دی گئی ہے اور یہ رپورٹ 31 مارچ 2011ء تک جمع کرانا ہوگی۔
03 جون 2010ء	بی ایس ڈی سرکلر نمبر 02	**محتاطیہ ضوابط میں ترامیم۔ قرضوں کے لیے تموین** بینکوں/ ڈی ایف آئیز کو رہن شدہ رہائشی/ کمرشل/ صنعتی زمین (کھلا پلاٹ، اور جہاں عمارت تعمیر کی جاتی ہے، اس زمین کی علیحدہ قدر پیمائی کا دستیاب ہونا ضروری ہے) کے قیمت فروخت لازم کی سہولت سے استفادے کی اجازت دی گئی ہے جسے کسی مخصوص قرضے کی درجہ بندی کی تاریخ سے چار سال کے لیے غیر ادا شدہ قرضوں پر بطور ضمانت رکھا گیا ہے۔ تاہم، اس سہولت سے ایسے معاملات میں استفادہ کیا جا سکے جہاں زمین کی قیمت فروخت لازم چار سال سے پرانی نہیں ہے۔
20 اپریل 2010ء	بی ایس ڈی سرکلر لیٹر نمبر 07	**کارپوریٹ نظم و نسق** آئی ایف آر ایس 1 اختیار کرنے کو مدنظر رکھتے ہوئے بینکوں سے کہا گیا ہے کہ وہ 30 جون 2010ء اور اس کے بعد سے اپنے فنانشلز، سہ ماہی، ششماہی اور سالانہ مالی گوشواروں کی تیاری کے لیے ذیل میں دیئے گئے طرز فکر کو استعمال کریں: الف) نفع نقصان کھاتے کی تیاری کے لیے نظر ثانی شدہ آئی اے ایس 1 میں درج دو گوشواروں پر مبنی طرز فکر کو اختیار کیا گیا ہے (نفع و نقصان کھاتہ اور جامع آمدنی کا الگ گوشوارہ۔) ب) بیلنس شیٹ کا نام تبدیل کر کے اسے ''مالی پوزیشن کا گوشوارہ'' کر دیا جائے گا مزید برآں، صرف اے ایف ایس کی باز قدر پیمائی پر فاضل/ (خسارہ) کو ''جامع آمدنی کے گوشوارے'' میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ تاہم، اسے بیلنس شیٹ میں الگ ظاہر کرنے کا رجحان جاری رہے گا یعنی ایکویٹی سے نیچے مالی پوزیشن کا گوشوارہ

09اپریل2010ء	بی ایس ڈی سرکلر لیٹر نمبر06	**انتظام خطر** **باہمی سرمایہ کاری۔ مشترکہ اسکیمیں** بینکوں کی مصنوعی طور پر تیار کردہ باہمی کراس ہولڈنگز کے باعث سرمائے کی غلط پوزیشن دکھانے سے بچنے کے لیے ہدایات ذیل میں دی گئی ہیں جن کا اطلاق بینکوں/ڈی ایف آئیز کی اثاثہ جاتی انتظام کی کمپنی (اے ایم سی) کے میوچل فنڈز کی سرمایہ کاری پر ہوگا جس میں وہ بینک خاصا اثر ورسوخ یا کنٹرول رکھتا ہو یعنی اے ایم سی میں20 فیصد یا زائد ایکویٹی مفادات ہوں۔ الف) مسدود فنڈز میں سرمایہ کاری: جس میں ایک بینک/ڈی ایف آئی20 فیصد سے کم مسدود میوچل فنڈز رکھتا ہے، جس کا انتظام مذکورہ اے ایم سی کے ذریعے کیا جاتا ہے اور یہ میوچل فنڈز اس کے بدلے بینکوں/ڈی ایف آئیز کے سرمایہ (پہلی سطح اور دوسری سطح) تمسکات اپنے پاس رکھتا ہے: ذیل میں دیئے گئے دو اجزا سے کم کو موزونیت سرمایہ کے لیے پہلی سطح کے سرمائے سے لیا جائے گا: i۔بینکوں/ڈی ایف آئیز کی ایسے میوچل فنڈز میں سرمایہ کاری ii۔میوچل فنڈز کی بینکوں/ڈی ایف آئیز کے سرمایہ تمسکات میں سرمایہ کاری ب) غیر مسدود فنڈز میں سرمایہ کاری: جس میں ایک بینک/ڈی ایف آئی غیر مسدود میوچل فنڈز کا مالک ہوتا ہے جس کا انتظام مذکورہ اے ایم سی کرتا ہے اور یہ میوچل فنڈز اس کے لیے بینک/ڈی ایف آئی کے جاری کردہ سرمایہ (سطح اول اور سطح دوم) تمسکات اپنے پاس رکھتا ہے: ذیل میں دیئے گئے دو سے کم کو موزونیت سرمایہ کے لیے بینک/ڈی ایف آئی کے پہلی سطح کے سرمائے سے منہا کیا جائے گا۔(i) بینک/ڈی ایف آئی کی ایسے میوچل فنڈز میں سرمایہ کاری یا(ii) میوچل فنڈز کی بینک/ڈی ایف آئی کے سرمایہ تمسکات میں سرمایہ کاری۔
23فروری2010ء	بی ایس ڈی سرکلر نمبر1	**پی آئی اے صکوک سرٹیفکیٹس:** حکومت پاکستان کے نوٹیفکیشن کے لحاظ سے: پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کی جانب سے جاری کردہ صکوک سرٹیفکیٹس کو بی سی او1962ء کی دفعہ13 کے تحت بطور منظور سیکورٹی نوٹیفائے کیا گیا ہے (الف) کم از کم ادا شدہ سرمائے اور ذخائر کی شرط کے طور پر (ب) بی سی او1962ء کی دفعہ 29 کے تحت۔صرف اسلامی بینکوں اور اسلامی بینکاری شاخوں کے سیال اثاثے رکھنے کے لیے ان کی طلبی ومیعادی امانتوں کے 5 فیصد

یکم اگست 2009ء	بی ایس ڈی سرکلر نمبر 08	**باز قدر پیمائی فاضل/(خسارہ)** بینک/ڈی ایف آئیز جنہیں 31 دسمبر 2008ء کو اے ایف ایس تمسکات کی امپیئر منٹ کی سہولت دی گئی ہیں انہیں اجازت ہے کہ وہ اپنے امپیئر منٹ نقصانات کی مطابقت کریں، جو سال 2009ء کے دوران منڈی کی قیمتوں کی بازیابی سے حاصل ہوئے ہیں۔ تاہم، اس مطابقت کو صرف ریز رو/فاضل کھاتے تک لے جانے کی اجازت ہوگی، جو کہ 31-12-2008 کو پہلے سے تخلیق کردہ امپیئر منٹ سے متجاوز ہے۔ اور اس کے لیے بینک/ڈی ایف آئی کے آڈیٹرز کے توثیق ضروری ہے۔ مزید برآں، ایسے کیسز میں جہاں اے ایف ایس کی ایکویٹی سرمایہ کاری پر امپیئر منٹ 31-12-2008 کو کی گئی تھی اور وہ سال 2009ء کے لیے درکار امپیئر منٹ کو پورا کرنے کے لیے کافی ہے تو اس پر کوئی اضافی امپیئر منٹ نہیں کی جائے گی۔
12 اکتوبر 2009ء	بی ایس ڈی سرکلر نمبر 09	**اندرونی کنٹرولز کے متعلق رہنما خطوط** بینکوں کو اندرونی کنٹرول پر عملدرآمد میں سہولت دینے کے لیے بینکوں/ڈی ایف آئیز کے آڈیٹرز کو مالی رپورٹنگ پر اندرونی کنٹرول کے متعلق اپنی رائے شعبہ بینکاری نگرانی میں براہ راست جمع کرانے کی اجازت دی گئی ہے اور اس کی نقل انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس پاکستان (آئی سی اے پی) کو بھجوانا ہوگی۔ یہ شرط 31-12-2010 کو ختم ہونے والے سال کے لیے ہے۔ تاہم 31-12-2010 کو ختم ہونے والے سال سے بینکوں/ڈی ایف آئیز کے آڈیٹرز کو آئی سی ایف آر کے متعلق اپنی رائے کا اظہار سالانہ مالی گوشواروں میں کرنا ہوگا، جو رہنما خطوط کے تحت ضروری ہے۔ اس ضمن میں بینکوں/ڈی ایف آئیز اور ان کے آڈیٹرز سے کہا گیا ہے کہ وہ ان رہنما خطوط پر عملدرآمد کے لیے منظّم کوششیں کریں اور اپنی سرگرمیوں کو تیز کریں۔
15 اپریل 2009ء	بی ایس ڈی سرکلر نمبر 07	**بینکوں/ڈی ایف آئیز کے لیے کم از کم سرمائے کی شرائط:** عالمی معاشی نمو میں سست روی، مالی اداروں کی جانب سے سرمایہ جمع کرنے اور شیئر ہولڈرز کے خدشات کو مدنظر رکھتے ہوئے بینکوں کے لیے کم از کم اداشدہ سرمائے (نقصانات کا خالص) پر نظر ثانی کی گئی ہے جسے ذیل میں دیا گیا ہے: کم از کم اداشدہ سرمایہ — میعاد 6 ارب روپے — 31-12-2009 7 ارب روپے — 31-12-2010 8 ارب روپے — 31-12-2011 9 ارب روپے — 31-12-2012 10 ارب روپے — 31-12-2013 موزونیت سرمایہ کے سابقہ معیارات برقرار رہیں گے اور اس کے لیے مقرر 10 ارب روپے کا سرمایہ (نقصانات کا خالص) مذکورہ بالا میعاد تک بڑھانا ہوگا۔ تاہم، وہ غیر ملکی بینک جن کے ہیڈ آفسز کے پاس 300 ملین امریکی ڈالر کے مساوی اداشدہ سرمایہ (نقصانات کا خالص) ہے اور ان کی شرح کفایت سرمایہ کم از کم 8 فیصد ہے یا ان کے ملکی ریگولیٹر کی مجوزہ کم از کم حد تک ہے، جو بھی بلند ہو، اس کی اجازت ہوگی تاہم اس کے لیے اسٹیٹ بینک سے پیشگی منظوری ضروری ہے۔ اس کی شرائط کو ذیل میں دیا گیا ہے:

		(الف)5 شاخوں تک آپریٹ کرنے والے غیر ملکی بینکوں (ایف بیز) کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے مقررہ سرمائے کو31 دسمبر2010ءتک بڑھا کر3ارب روپے کرلیں (ب)6 تا50 شاخوں تک آپریٹنگ کرنے والے یا آپریٹنگ کی خواہش رکھنے والے غیر ملکی بینکوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے مقررہ سرمائے کو31 دسمبر2010ءتک بڑھا کر6ارب روپے تک کردیں۔
12 نومبر2009ء	بی ایس ڈی سرکلر لیٹر نمبر08	**کوائف ظاہر کرنے کی شرائط: غیر ملکی بینکوں کی شاخوں کے بیرونی آڈیٹرز کی تبدیلی** یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ پاکستان میں شاخوں کے طور پر کام کرنے والے غیر ملکی بینک مذکورہ سرکلر لیٹر میں جن پر زور دیا گیا ہے ان کے بجائے اپنے انہی آڈیٹرز یا منسلک فرمز کے ساتھ کام جاری رکھ سکتے ہیں جنہیں ان کے ہیڈ آفسز نے مقرر کیا ہے۔ تاہم، بیرونی آڈٹ فرمز کو انگیج منٹ پارٹنرز ہر پانچ سال بعد بدلنا(Rotate) کرنا ہوں گے۔
20 اکتوبر2009ء	بی ایس ڈی سرکلر نمبر10	**محتاطیہ ضوابط میں ترمیم: قرضوں کے لیے تموین** 1۔ قیمت فروخت لازم: درجہ بندی کی تاریخ سے تموین اخذ کرنے کے لیے تین سال تک کے غیر ادا شدہ قرضوں پر بطور ضمانت رکھے گئے وعدہ کردہ اسٹاک اور رہن رہائشی و صنعتی جائیدادوں (صرف زمین اور عمارت) کے 40 فیصد تک قیمت فروخت لازم کے فائدے کی اجازت دی گئی ہے، یہ 30-09-2010 سے نافذ العمل ہے۔ اس کے مطابق، ذیل میں دیئے گئے محتاطیہ ضوابط میں ترمیم کی گئی ہے اور انہیں یہاں منسلک کیا گیا ہے: الف۔ آر۔8 (پیرا4) اور محتاطیہ ضوابط برائے کارپوریٹ و کمرشل بینکاری کا ضمیمہ IV اور V۔ ب۔ آر۔11 (پیرا4) اور ایس ایم ای مالکاری کے لیے ضمیمہ III اور IV اور ج۔ ضابطہ آر22، صارفی مالکاری (مکاناتی مالکاری)۔ **II۔ درجہ بند قرضوں کی ری شیڈولنگ / ری اسٹرکچرنگ کے متعلق ہدایت** i) ایک سال سے کم مدت سے واجب الادا کے زمرے میں درجہ بند قرضوں کی ری شیڈولنگ / ری اسٹرکچرنگ کے لیے درجہ بندی / تموین کے متعلق ہدایات دی گئی ہیں۔ ان ہدایات کا اطلاق 30 جون 2010ءتک ہوگا اور اس کے بعد اس موضوع پر موجود ہدایات کا اطلاق کیا جائے گا۔ عبوری ہدایات یہاں منسلک کی گئی ہیں۔ ii) بینک / ڈی ایف آئیز کارپوریٹ و کمرشل بینکاری کے متعلق محتاطیہ ضابطہ آر8 اور ایس ایم ای مالکاری کے ضابطہ آر11 پر عملدرآمد جاری رکھیں گے، جو ایسے قرضوں کے متعلق ہیں جن کا احاطہ عبوری ہدایات میں نہیں کیا گیا یا جو ان ہدایات کی دفعات پر پورا اترنے میں ناکام رہی ہیں۔ بینک / ڈی ایف آئیز عبوری ہدایات کا اطلاق اپنے ایسے موجودہ درجہ بند قرضوں کی درجہ بندی / تموین کی شرائط پر کرسکتے ہیں جنہیں یکم جنوری 2009ء یا اس کے بعد ری شیڈول / ری اسٹرکچر کیا گیا ہے اور یہ ری شیڈولنگ / ری اسٹرکچرنگ کے وقت ایک سال سے کم مدت سے واجب الادا تھے۔ بینک / ڈی ایف آئیز مذکورہ بالا ہدایات کو مدنظر رکھتے ہوئے تموین کے فائدے سے استفادہ کرسکتے ہیں بشرطیکہ یہ نقد یا اسٹاک کے منافع منقسمہ کی ادائیگی کے لیے دستیاب نہ ہو۔ مزید تفصیلات اور تموین کے فائدے کے اثرات کو مالی گوشواروں کے نوٹس میں مناسب طور پر ظاہر کیا جائے گا۔

		بینک / ڈی ایف آئیز عبوری ہدایات کے تحت اکتوبر 2009ء سے شروع ہونے والے ہر مہینے کے آخر کے دس دنوں میں ماہانہ بنیادوں پر ری شیڈول / ری اسٹرکچر شدہ قرضوں کی تفصیلات منسلک فارمیٹ کے مطابق شعبہ بینکاری نگرانی کو فراہم کریں گے
02 جون 2009ء	بی ایس ڈی سرکلر لیٹر نمبر 04	**اندرونی قرضہ درجہ بندی نظام۔ ذمہ دار اور باسہولت درجہ بندی** ای سی آئی بی نظام میں صارفی درجہ بندی/اسکورنگ کی رپورٹنگ کی تاریخ میں نظر ثانی کرتے ہوئے اسے 31 دسمبر 2009ء کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ تمام بینکوں/ ڈی ایف آئیز کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ صارفی درجہ بندی/ اسکورنگ نظاموں کی تیاری کے بارے میں پیش رفت پر رپورٹ ضمیمہ اے میں منسلک فارمیٹ کے مطابق ذیل میں دی گئی ٹائم لائن تک جمع کرا دیں پیش رفت رپورٹ کی میعاد — جمع کرانے کی تاریخ 30 جون 2009ء — 15 جولائی 2009ء 30 ستمبر 2009ء — 15 اکتوبر 2009ء
12 جنوری 2010ء	آئی بی ڈی سرکلر نمبر 01	**اسلامی مالی اداروں کی اکاؤنٹنگ و آڈیٹنگ تنظیم (اے اے او آئی ایف آئی) کے جاری کردہ شرعی معیارات پر عملدرآمد** اسلامی بینکاری اداروں کے شرعی طریقوں و کام کو عالمی طور پر تسلیم شدہ معیارات سے ہم آہنگ اور معیاری بنانے کے لیے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اے اے او آئی ایف آئی کے شرعی معیارات کو تفصیلی جائزے اور پاکستان میں اسلامی بینکاری کی صنعت کے مقامی ماحول اور ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے بتدریج اختیار کیا جائے گا۔ پہلے مرحلے میں اے اے او آئی ایف آئی کے شرعی معیار نمبر 03 (مقروض کی جانب سے ادائیگی میں نادہندگی)، نمبر 08 (خریداری کا آرڈر دینے والے کا مرابحہ) اور نمبر 13 (مضاربہ) کا جائزہ لیا گیا ہے اور پاکستان میں اسلامی بینکاری ادارے انہیں اختیار کرنے کے مراحل میں ہیں۔ اس کی تیاری کے لیے اسلامی بینکاری اداروں کو وافر وقت اور سہولت دینے کے لیے فیصلہ کیا گیا ہے کہ ان معیارات کا نفاذ یکم جولائی 2010ء سے ہوگا۔
25 جون 2010ء	آئی بی ڈی سرکلر نمبر 02	**روایتی بینکوں کی شاخوں کی اسلامی بینکاری شاخوں میں ڈھالنے کا معیار** روایتی بینکوں کو اپنی روایتی بینکاری کی موجودہ شاخوں کو اسلامی بینکاری کی شاخوں میں ڈھالنے کا ایک تفصیلی معیار تیار کیا گیا ہے۔ اس مقصد کے لیے بینکوں کو معیار کے مطابق انہیں ڈھالنے کے منصوبے و حکمت عملیاں اصولی منظوری و اسلامی بینکاری کی شاخوں کے لائسنسوں کی منظوری کے لیے اسٹیٹ بینک کے پاس جمع کرانا ہوں گی۔

الف۔2 ترقیاتی مالیات گروپ

اعلان کی تاریخ	سرکلر نمبر	پالیسی فیصلہ
یکم ستمبر 2009ء	2009ء کا اے سی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 01	**زراعت کے لیے ریوالونگ کریڈٹ اسکیم (آرسی ایس) میں ترامیم** فصلوں کے چکر کی بنیاد پر ریوالونگ کریڈٹ اسکیم کے تحت فصل کے پیداواری قرضوں کی باز ادائیگی میں کاشت کاروں کو سہولت دینے کے لیے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ بینک باز ادائیگیوں کو دو الگ الگ حصوں میں تقسیم کریں گے: ہر ربیع اور خریف کی فصل کی کٹائی کے بعد سال کے دوران استعمال ہونے والے قرضے کا کم از کم 50 فیصد۔ جبکہ موجودہ شرط کے تحت قرضوں کی تجدید کے لیے سال میں ایک بار مکمل صفائی (Clean up) ضروری تھی۔ سال کے دوران قرض کھاتے میں مجموعی باز ادائیگیوں کا سال کے دوران حاصل کردہ/ واجب الادا زیادہ سے زیادہ رقم کے برابر ہونے کو بھی کھاتے کی صفائی سمجھا جائے گا۔ تاہم مارک اپ اور دیگر چارجز کی ادائیگی کو منظور شدہ قواعد و ضوابط کے مطابق دیا جائے گا۔ انفرادی قرض گیر کی باز ادائیگی/ مطابقت کی تاریخ کا تعین بینک متعلقہ علاقوں میں فصل کے چکر، کٹائی کی مدت کی بنیاد پر کرے گا۔
02 دسمبر 2009ء	2009ء کا اے سی ڈی سرکلر نمبر 02	**مالاکنڈ ڈویژن اور فاٹا کے چھوٹے کاشت کاروں کے لیے وزیر اعظم کی جانب سے اعلان کردہ ریلیف پیکیج۔ زرعی قرضوں کی معافی/ چھوٹ** خیبر پختون خواہ کے جنگ سے متاثرہ علاقوں میں ریلیف کی فراہمی کے لیے وزیر اعظم پاکستان نے 2009ء میں منعقد ہونے والے کسان کنونشن میں چھوٹے کاشت کاروں کے زرعی قرضوں (فارم و غیر فارم) کی معافی/ چھوٹ کا اعلان کیا۔ اس پیکیج کے تحت 30-06-2009 تک مالاکنڈ ڈویژن و سوات، بونیر، شانگلہ، لوئر دیر، اپر دیر، مالاکنڈ و چترال اور فاٹا (باجوڑ ایجنسی، کرم ایجنسی اور خیبر ایجنسی) میں واجب الادا رقوم کے حامل چھوٹے کاشت کاروں کے تمام زرعی قرضوں کو معاف/ ترک کر دیا جائے گا اور اس کی لاگت وفاقی حکومت برداشت کرے گی۔ چھوٹے کاشت کار کا معیار یہ ہوگا: ایسے کاشت کار جو 12.5 ایکڑ تک کی گذراوقات زمین کے مالک ہوں اور غیر فارم شعبے میں 20 تا 50 گائے/ بیل یا 150 بھیڑ/ بکریاں ہوں: مرغبانی میں 5000 پرندے/ برائلر زاور انڈے دینے والے 1000 پرندے ہوں۔ ماہی گیری: سمندر کے لیے ایک کشتی اور زمین پر ماہی گیری 2 ایکڑ پر محیط تالاب۔ ریلیف پیکیج پر موثر اور بروقت عملدرآمد کے لیے بینکوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ فوری طور پر ایسے تمام قرضوں کی بازیابی اور مارک اپ میں اضافے کو روک دیں اور پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا، بینرز اور قرض گیروں سے براہ راست رابطے اور دیگر ذرائع استعمال کرتے ہوئے اس کی تشہیر کی جائے۔ اسکیم کے تحت بینکوں کے دعوے اسٹیٹ بینک کے شعبہ زرعی قرض میں مجوزہ فارمیٹ کے مطابق سوات و بونیر کے لیے 15 دسمبر 2009ء اور دیگر اضلاع و ایجنسیوں کے دعوے 25 دسمبر 2009ء تک جمع کرائے جائیں اور ان کی بینکوں کے اندرونی شعبہ آڈٹ

		سے منظوری وتوثیق ضروری ہے تا کہ ان کی ادائیگی کی جا سکے۔ اسٹیٹ بینک جو رقم واپس ادا کرے گا اس کے لیے برمقام معائنہ کیا جائے گا اور اگر کوئی بھی رقم نا اہل پائی گئی تو اس بینک کو وہ رقم جرمانے کے ساتھ واپس کرنی ہوگی۔ بینکوں کے واجب الادا زرعی قرضوں کے متعلق دعووں پر رقم کی ادائیگی کو قرض گیر کے واجبات کا مکمل اور حتمی تصفیہ تصور کیا جائے گا اور بینکوں کو ایسے قرضوں کے بدلے رکھی گئی تمام تمسکات / چارجز جاری کرنا ہوں گے اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے فنڈز کی وصولی کے فوراً بعد تمام ضروری کلیئرنس سرٹیفکیٹس مہیا کرنا ہوں گے۔ اس ضمن میں ہونے والی پیش رفت سے متعلقہ شعبے کو پندرہ روزہ بنیادوں پر مطلع کیا جائے گا۔
09 اگست 2010ء	2009ء اے سی ڈی سرکلر نمبر 01	**زرعی مقاصد کے قرضوں کے ضوابط 1973، پاس بک میں زمین کی پی آئی یو قدر پر نظرثانی** اس موضوع پر بحوالہ اے سی ڈی سرکلرز نمبر 2/90 اور 4/2007 بتاریخ 21 جنوری 1990ء اور 25 ستمبر 2007۔ اس ضمن میں فنانس ڈویژن (انٹرنل فنانس ونگ) حکومت پاکستان نے نوٹیفیکیشن ایس آر او نمبر ایف 12(1) آئی ایف۔ آئی 879-2009 بتاریخ 12 جولائی 2010ء (کاپی منسلک ہے) کو پروڈوس انڈیکس یونٹ کی قدر کو 1200 روپے سے بڑھا کر 2000 روپے کردیا ہے۔ تمام بینکوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ قرضوں کے زرعی مقصد کے قواعد 1973 میں ضروری ترمیم پر عمل کریں جس کی نشاندہی مذکورہ بالا نوٹیفیکیشن میں کی گئی ہے اور اس ضمن میں ضروری اقدامات کے لیے اپنی شاخوں کو ہدایات جاری کریں۔ تاہم، قابل حصول / قیمت فروخت لازم کے علاوہ پی آئی یو یا مارکیٹ قدر کی بنیاد پر زرعی زمین کو بطور سیکورٹی قبول کرنے کے متعلق ہدایات میں تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔
11 اگست 2010ء	اے سی ڈی سرکلر نمبر 02	**زرعی قرض گاری کے طریقوں اور دستاویزیت میں بہتری لانا** کاشت کار برادری کو زرعی قرضے کی بروقت تقسیم یقینی بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے بینکوں کی مشاورت سے مختلف قرضوں کے لیے حاصل کی جانے والی دستاویزات کی فہرست پر نظرثانی کی ہے اور زرعی قرضوں کی پروسیسنگ کی میعاد کو بہتر بنایا ہے (ضمیمہ I، II، III)۔ مزید برآں، زرعی قرض گاری کے موجودہ ڈھانچے کو مزید تقویت دینے اور ان کے انتظام میں خامیوں کو دور کرنے کے لیے بینکوں سے کہا گیا ہے کہ وہ 31 دسمبر 2010ء تک ذیل میں دیئے گئے اقدامات پر عملدرآمد کریں: ☆ زرعی مالکاری کی ایک جامع پالیسی تیار کریں جو ان کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے منظور شدہ پی آرز سے ہم آہنگ ہو۔ ☆ ایک مکمل طور پر وقف زرعی مالکاری شعبہ / ڈویژن / یونٹ قائم کریں جو زرعی مالکاری کے باصلاحیت ماہرین اور افسران پر مشتمل ہو جنہیں ملازمت کی مخصوص ذمہ داریاں سونپی جائیں اور کیریئر میں ترقی کے مواقع دیئے جائیں۔ ☆ ایک مجموعی سالانہ علاقائی زرعی جزدانی منصوبہ تیار کیا جائے اور قرضوں کی واپسی، واجب الادا جزدان میں نمو اور متعلقہ زرعی شاخوں میں قرض گیروں کی تعداد کے اہداف دیئے جائیں۔ متعلقہ کاروباری سربراہان کو ان اہداف کے حصول کا ذمہ دار بنایا جائے۔

		☆ زرعی نامزد شاخوں کی تعداد میں علاقے کے مجموعی قرضہ جزدان اور امکانات کے مطابق مرحلہ وار اضافہ کیا جائے۔ ☆ زرعی قرضوں کی منظوری کے لیے ہر نامزد شاخ یا اس کے قریبی زونل یا ایریا آفس کو مناسب اختیارات دیئے جائیں اور اس کے لیے مناسب اندرونی کنٹرولز پر عملدرآمد کیا جائے۔ ☆ بینک کی زرعی قرض گاری کی مصنوعات/اسکیموں کے بارے میں کاشت کار برادری کی آگاہی کے لیے مالی خواندگی کے پروگرام متعارف کرائے جائیں۔ ☆ فیلڈ میں کام کرنے والے عملے کو ضروری لاجسٹک، مواصلاتی اور دیگر سہولتیں فراہم کی جائیں تاکہ مقام کی تصدیق، پروسیسنگ، تقسیم، صورتحال کا مسلسل جائزہ اور بازیابی جیسی خدمات کی بروقت فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔ بینکوں سے کہا گیا ہے کہ وہ مذکورہ بالا ہدایات پر سختی سے عملدرآمد کریں اور معائنے کے لیے مناسب ریکارڈ رکھیں۔ اسٹیٹ بینک اور اس کے فیلڈ افسران (ایس بی پی بی ایس سی) روزانہ بنیادوں پر صورتحال کی مانیٹرنگ کریں گے۔
27 اگست 2009	ایم ایف ڈی سرکلر نمبر 02، 2009	**جن محتاطیہ ضوابط میں ترامیم کی گئی ہیں انہیں ذیل میں دیا گیا ہے** **ضابطہ نمبر 10** قرضے کا زیادہ سے زیادہ حجم اور مالی مصنوعات کے بنیادی قواعد و ضوابط کو ظاہر کرنے کی شرائط اس ضابطے میں تبدیلی کو ذیل میں دیا گیا ہے: **مکاناتی قرضے** گھرانے کی 6 لاکھ روپے سالانہ تک آمدنی رکھنے والوں کے لیے انفرادی قرض گیر کے قرضے کی زیادہ سے زیادہ حد 5 لاکھ روپے ہوگی۔ تاہم ایک ایم ایف بی کے قرضوں کا 60 فیصد جزدان ڈھائی لاکھ روپے یا اس سے کم کے قرضوں کی حد میں ہونا چاہیے۔ **عمومی قرضے (مکاناتی قرضوں کے علاوہ)** گھرانے کی 300,000 روپے تک سالانہ آمدنی حاصل کرنے والوں (کاروباری اخراجات کا خالص) کے لیے انفرادی قرض گیر کے قرضے کی زیادہ سے زیادہ حد 150,000 روپے ہوگی۔ ایم ایف بی کو اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ قرضے کی رقم قرض لینے والے کی کاروباری شرائط اور واپس ادائیگی کی صلاحیت کے مطابق ہے۔ ایم ایف بی کو یہ بھی یقینی بنانا ہوگا کہ زیادہ سے زیادہ حد کے مساوی قرضے صرف ان قرض لینے والوں کو دیئے جاتے ہیں جن کی قرضوں کی واپسی کا ریکارڈ اطمینان بخش ہے۔ ایم ایف بی کو ایک ایسی واضح قرضہ پالیسی تشکیل دینی ہوگی جس میں دیگر کے علاوہ قرضے دینے کی زیادہ سے زیادہ حد، قرضوں کے نرخ متعین کرنے کی بنیاد، قرضہ لینے والوں میں رقم واپس کرنے کی اہلیت، واپسی کی مدت اور ضمانت وغیرہ شامل ہیں۔ ضابطہ 11 ایم ایف بیز/ایم ایف آئیز/بینک/دیگر مالی اداروں کے لیے قرض گیر کے اکتشاف کی زیادہ سے زیادہ حد:

اس ضابطے میں ترمیم کو ذیل میں دیا گیا ہے ایم ایف بی کو اپنے قرض گیروں کے مجموعی اکتشاف کی نگرانی کے لیے اندرونی پالیسی تیار کرنا ہوگی تاکہ خطرۂ قرض کا انتظام کیا جاسکے اور قرض گیروں کی مجموعی مقروضیت کو کم کیا جاسکے۔ قرضہ سہولت کی منظوری دیتے وقت ایم ایف بیز قرض لینے والے سے ضمیمہ ز سے منسلک مجوزہ فارمیٹ پر تحریری اعلامیہ حاصل کریں گے جس میں دیگر ایم ایف بیز / ایم ایف آئیز / بینکوں / دیگر مالی اداروں سے پہلے سے حاصل کردہ قرضوں کی تفصیلات دی جائیں گی۔ ایم ایف بی کو یقینی بنانا ہوگا کہ اس کے صارفین کا مجموعی اکتشاف ان میں قرض واپس کرنے کی مجموعی صلاحیت سے متجاوز نہ ہو اور جس کے معیار کا تعین ایم ایف بیز کی قرضہ پالیسی میں کیا گیا ہے۔ قرض گیر کے مجموعی اکتشاف کی زیادہ سے زیادہ حد عمومی قرضوں کے لیے 150,000 روپے اور مکاناتی قرضوں کے لیے 500,000 روپے ہوگی۔ مزید برآں 50,000 سے متجاوز کسی بھی قرضے کی اجازت دینے سے قبل ایم ایف بیز کو اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے کریڈٹ انفارمیشن بیورو یا کسی اور کریڈٹ انفارمیشن بیورو سے کریڈٹ رپورٹ حاصل کرنا ہوگی، جس کی رکنیت انہیں حاصل ہے۔ اس رپورٹ کو قرضوں کے بارے میں فیصلہ کرتے وقت مدنظر رکھا جانا چاہیے۔ **ضابطہ 12** **قرضوں کی درجہ بندی اور تموین کی شرائط:** وہ قرضے جو 30 دن یا اس سے زیادہ مدت سے واجب الادا ہیں لیکن 60 دنوں سے کم ہیں ان کی درجہ بندی خصوصی بیان کردہ دیگر اثاثے (او اے ای ایم) میں کی جائے گی اور ان کے لیے کسی مخصوص تموین کی ضرورت نہیں ہو گی)۔ 60 روز تک یا اس سے زیادہ واجب الادا لیکن 90 دن سے کم قرضوں کی درجہ بندی ''خراب معیار'' میں کی جاتی ہے اور اس کے لیے نقد امانتوں کا خالص واجب الادا اصل زر کے لیے 25 فیصد کی مخصوص تموین درکار ہوگی **ضابطہ 30** غریب شخص کی تعریف اس ضابطے کو حذف کر دیا گیا ہے کیونکہ اب قرض گیروں کی اہلیت کے معیار کو مختاطیہ ضابطہ نمبر 10 میں دیا گیا ہے۔ اس طرح، موجودہ ضابطوں 31 اور 32 کو نیا نمبر دیا گیا ہے اور اب وہ بالترتیب ضابطہ 30 اور 31 ہو گئے ہیں۔ منسلک: مذکورہ بالا سے		

20 اکتوبر 2009	ایم ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 01، 2009	**ڈیٹا ایکوزیشن گیٹ وے پورٹل کے ذریعے سہ ماہی ریٹرنز جمع کرانا (پی آر #27)** ایم ایف بیز کو ہدایت کی گئی ہے کہ کوارٹرلی رپورٹ آف کنڈیشن کی خودکاری اور اس کے ساتھ شرح کفایت سرمایہ (سی اے آر) اخذ کرنے کے لیے درکار متغیرات، ڈیٹا ایکوزیشن گیٹ وے (ڈی اے جی) پورٹل کے ذریعے ای کیو آر سی کے نئے فارمیٹس کے کامیاب نفاذ کے بعد کیو آر سی اور ای کیو آر سی جمع کرانے کی ہدایات فوری طور پر کالعدم ہوگئی ہیں۔ تاہم، ایم ایف بیز متعلقہ ہدایات کے مطابق اسٹیٹ بینک میں قائم ڈیٹا ایکوزیشن گیٹ وے کے ذریعے رپورٹنگ چارٹ آف اکاؤنٹس (آر سی او اے) کے تحت مجوزہ کوارٹرلی ڈیٹا فائل اسٹرکچر پر اپنا سہ ماہی ڈیٹا آن لائن جمع کراتے رہیں گے۔
یکم اپریل 2010	ایم ایف ڈی سرکلر نمبر 01، 2010	**مائیکروفنانس قرضہ ضمانت اسکیم (ایم سی جی ایف)** خرد مالکاری کی رسائی کو وسعت دینے کے لیے بینکوں وڈی ایف آئیز کی جانب سے خرد مالکاری بینکوں/این جی او خرد مالکاری اداروں کو قرضے دینے میں سہولت کی خاطر اسٹیٹ بینک نے بینکوں/ڈی ایف آئیز کی مشاورت سے ایم سی جی ایف کے تحت دعووں کے اجرا اور ادائیگی کے طریقہ کار مزید آسان بنایا ہے۔ بینکوں اور ڈی ایف آئیز کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ایم ایف بیز/ایم ایف آئیز کے ساتھ اپنے تھوک قرض گاری سودوں کو حتمی شکل دیں اور مذکورہ ضمانت جاری کرنے کے لیے اپنے کیسز دیے گئے منسلک رہنما خطوط میں وضع کردہ طریقہ کار کے مطابق ایس بی پی بی ایس سی میں جمع کرائیں۔ مذکورہ بالا ہدایات کو اس ضمن میں پہلے جاری کی جانے والی ہدایات/رہنما خطوط پر فوقیت حاصل ہوگی۔ منسلک: مذکورہ بالا سے
13 مئی 2010ء	ایم ایف ڈی سرکلر نمبر 02، 2010ء	**ایم ایف بیز کے لیے محتاطیہ ضابطہ (پی آر) نمبر 6 اور 27 میں ترمیم** ایم ایف بیز کے مطلوبہ نقد محفوظ (سی آر آر) اور لازمی شرح سیالیت (ایس ایل آر) کے حساب کتاب اور رپورٹنگ میں بہتری لانے کے لیے پی آر نمبر 6 اور 27 میں درج ذیل ترامیم کی گئی ہیں: پی آر #6: نقد محفوظ و سیالیت کا بندوبست **الف۔ مطلوبہ نقد محفوظ** i۔ ایم ایف بی کو اس کی امانتوں کے 5 فیصد کے مساوی مطلوبہ نقد محفوظ برقرار رکھنا ہوگی (بشمول ایک سال سے کم مدت کی طلبی امانتیں اور میعادی امانتیں) ii۔ ایک سال اور اس سے زائد مدت کی میعادی امانتوں کے لیے نقد محفوظ درکار نہیں ہوگا۔

		ب۔ لازمی شرح سیالیت i۔ایم ایف بی کو اس کی مجموعی طلبی واجبات کے کم از کم 10 فیصد تک لازمی شرح سیالیت کو برقرار رکھنا ہوگا۔ ii۔ایک سال اور اس سے زائد مدت کے میعادی واجبات کے لیے لازمی شرح سیالیت کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ iii۔ایس ایل آر اخذ کرنے کے لیے منظور شدہ تمسکات کا مطلب ٹریژری بلز اور پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز ہیں **پی آر# 27: ہفتہ وار رٹرنز جمع کرانا** ایم ایف بیز اپنے مطلوبہ نقد محفوظ اور لازمی شرح سیالیت کے گوشواروں کے ساتھ اسٹیٹ بینک کے شعبہ فاصلاتی نگرانی وعملدرآمد کو قرضوں اور واجبات کی پوزیشن (ضمیمہ۔د) کے متعلق گوشوارہ جمع کرائیں گے۔ لازمی شرح سیالیت اور مطلوبہ نقد محفوظ کے پندرہ روزہ گوشواروں کے فارمیٹ کو بالترتیب ضمیمہ د۔1 اور ضمیمہ د2 میں دیا گیا ہے۔ مذکورہ بالا ہدایات 28 مئی 2010ء اور اس کے بعد آنے والے ہفتوں سے نافذ العمل ہوں گی۔ تاہم، اس موضوع پر تمام دیگر ہدایات میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ منسلک: ضمیمہ د1 اور ضمیمہ د2
16 جولائی 2009ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 12	ای ایف ایس کے حصہ دوم کے تحت عالمی میلوں / نمائشوں میں فروخت کی جانے والی اہل اشیا کی برآمدی کارکردگی کو بھی کارکردگی / منظوری کے مقصد سے مدنظر رکھا گیا ہے۔
04 ستمبر 2009ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 14 اور 17	ایس ایم ایز کی جدت کاری کی حوصلہ افزائی کرنے کے لیے ایک طویل مدتی ری فنانسنگ اسکیم متعارف کرائی گئی ہے جس کے تحت ایس ایم ایز کو موجودہ یونٹوں کے بی ایم آر کے لیے مشینری کی مقامی خریداری / درآمد اور نئے یونٹوں کی تشکیل کے لیے رعایتی نرخوں پر مالکاری حاصل کرنے کی اجازت ہوگی۔ کپاس جنز کے لیے اور پھر چاول صاف کرنے کی ملوں کے لیے۔
06 نومبر 2009ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 18	خیبر پختون خوا اور فاٹا کے جنگ سے متاثرہ علاقوں کے کاشت کاروں کو اپنی زرعی سرگرمیاں دوبارہ شروع کرنے میں سہولت دینے کے لیے ایک خصوصی زرعی قرضہ نو مالکاری وضمانت اسکیم متعارف کرائی گئی ہے۔ اس اسکیم کے تحت 8 فیصد پر مالکاری کی سہولت حاصل ہوگی اور اسٹیٹ بینک قرضوں پر درست نقصانات کے 50 فیصد تک میں شراکت داری کرے گا۔
یکم دسمبر 2009ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 19	ملک میں توانائی کی موجودہ قلت کو دور کرنے کے لیے توانائی کی پیداوار کے قابل تجدید ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے 10 میگاواٹ کے پاور پلانٹس کی مالکاری کے لیے ایک اسکیم متعارف کرائی گئی ہے۔
19 مارچ 2010ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 01	چھوٹی و دیہی انٹرپرائزز کی مالکاری میں کمرشل بینکوں کو سہولت دینے اور خطرے میں شراکت داری کے لیے قرضہ ضمانت اسکیم متعارف کرائی گئی ہے۔

19 مارچ 2010ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 02	صوبہ سرحد، گلگت بلتستان اور فاٹا میں ایس ایم ایز کو دوبارہ ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے مالکاری کی تمام اقسام (قلیل مدتی/ جاری سرمایہ، وسط وطویل مدتی) پر مشتمل ایک نو مالکاری اسکیم متعارف کرائی گئی ہے جس کی زیادہ سے زیادہ مدت سات سال تک ہوگی۔
22 مارچ 2010ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 03	ای ایف ایس اور ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد/ خریداری کے لیے بینکوں کی مالکاری پر ٹیکسٹائل شعبے کے لیے حکومت پاکستان کی مارک اپ ریٹ سپورٹ سہولت پر عملدرآمد کے حوالے سے بینکوں کے لیے ایک تفصیلی طریقہ کار وضع کیا گیا ہے۔
22 مارچ 2010ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 04	
06 مئی 2010ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 07	ایس ایم ایز کی جدت کاری کے لیے نو مالکاری سہولت۔ دیگر اہل ایس ایم ای کلسٹرز کو شامل کرتے ہوئے اس کی وسعت میں اضافہ کرنا۔
04 جون 2010ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 08	زرعی پیداوار کی ذخیرہ کاری کے لیے ایک مالکاری سہولت (ایف ایف ایس اے پی) متعارف کرائی گئی ہے۔ اس اسکیم کے تحت بینکوں/ ڈی ایف آئیز کی جانب سے سات سال کی مدت تک 500 ملین روپے کی مالکاری رعایتی نرخوں پر دستیاب ہوگی۔ اسکیم کے تحت مالکاری کی سہولت نئے درآمد کردہ و مقامی طور پر تیار کردہ پلانٹ و مشینری، آلات اور دیگر ساز و سامان جیسے اسٹیل/ دھات/ کنکریٹ کے گوداموں، ویئر ہاؤسز، کولڈ اسٹوریجز، جنریٹرز اور تعمیراتی کاموں کے لیے دی جائے گی۔
28 جون 2010ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 09	مالی سال 10-2009ء کے لیے ای ایف ایس حصہ دوم کے تحت کارکردگی کے معیار کو 1.50 گنا پر مقرر کر دیا گیا ہے جبکہ ہاتھ سے بنے قالینوں کے لیے اس سے پہلے کارکردگی کا معیار 2.0 گنا تھا۔
یکم جولائی 2010ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 11	خیبر پختونخواہ، فاٹا اور پاٹا میں معاشی زندگی کی بحالی کے لیے وزیر اعظم کے اعلان کردہ مالیاتی ریلیف پیکیج اور اس کے نتیجے میں وزارت خزانہ، حکومت پاکستان کی جانب سے ابتدائی چھ مہینوں (01-01-2010 تا 30-06-2010) کے لیے سود/ مارک اپ کے نرخ کے تفرق کے میزانیہ میں مختص رقوم کا اجرا۔
27 جولائی 2009ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 11	ای ایف ایس حصہ اول کے تحت مالی سال 09ء کے لیے مقررہ میعاد میں شپمنٹ بھیجنے میں ناکام ہونے والے برآمد کنندگان کی شپمنٹ کی مدت میں مزید 180 دنوں کی توسیع کی گئی ہے۔ مزید برآں، حصہ دوم کے تحت بلند کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والوں کے لیے مارک اپ کی شرحوں کے متعلق اور مطلوبہ مقدار سے زیادہ برآمد کرنے والوں کو سہولت دینے کے لیے اسکیم متعارف کرائی گئی ہے۔
25 نومبر 2009ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 06	برآمد کنندگان کو ملکی چاول کی خریداری کے عمل میں سہولت دینے کے لیے فیصلہ کیا گیا ہے کہ چاول کے برآمد کنندگان کے برآمدی آرڈر/ کنٹریکٹ/ ایل سی پر قدر کے 85 فیصد کے بجائے 100 فیصد تک مالکاری سہولت حاصل کرنے کی اجازت ہوگی اور اس کے لیے انہیں حصہ اول (شپمنٹ سے قبل) کے تحت اہل اجناس کی برآمد کے لیے 270 دنوں کے لیے حاصل کردہ مالکاری پر 117 فیصد کے بجائے 100 فیصد تک شپمنٹ کرنا ہوگی۔
26 دسمبر 2009ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 17	برآمدی واجبات کے حامل برآمد کنندگان کو ای ایس ایف کی سہولت سے استفادے کے لیے انہیں 180 دنوں کا استثنیٰ دینے کی اجازت دی گئی ہے، جو کہ 30 جون 2010ء تک ہوگا۔
02 جنوری 2010ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 03	ای ایف ایس کی نگرانی کو مزید موثر بنانے کے لیے ای پی آر سی کو جمع نہ کرانے پر جرمانے کو 5,000 روپے سے بڑھا کر 20,000 روپے کر دیا گیا ہے اور اس میں سے 25 فیصد یعنی 5,000 روپے کا جرمانہ ناقابل واپسی ہوگا، خواہ ای پی آر سی کو تاخیر سے جمع کرایا جائے۔

06 اپریل 2010ء	ایس ایم ای ایف ای ڈی سرکلر لیٹر نمبر 03	ایل ٹی ٹی ایف کے تحت 30-06-2010 تک استعمال شدہ مشینری درآمد کرنے کی اجازت دی گئی۔
12 اپریل 2010ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 04	اسکیم کے تحت انفرادی قرض گیر کے لیے زیادہ سے زیادہ قرض گیری کی حد 1,000 ملین مقرر کی گئی ہے۔ اسی طرح تخمین شدہ برآمدات میں کمی کی مختلف سطح کے باعث جرمانے کی وصولی کے لیے جرمانے کی شرحیں جاری کی گئی ہیں۔
28 جون 2010ء	ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 09	جنس کے طور پر ''پولی تھیلین ٹیرفتھلیٹ (پی ای ٹی) رال (ایچ ایس کوڈ 3907.6020) کو برآمدی مالکاری اسکیم کی منفی فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔

الف۔3 مالی منڈیاں/انتظام ذخائر گروپ

اعلان کی تاریخ	سرکلر نمبر	پالیسی فیصلہ
15 اگست 2009ء	ڈی ایم ایم ڈی سرکلر نمبر 01	**شرح سود کوریڈور متعارف کرانا** قلیل مدتی شرح ہائے سود میں تغیر پذیری کو کم کرنے اور زری پالیسی کے نفاذ میں زیادہ شفافیت لانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے بازارِ زر شبینہ ریپو ریٹس کے لیے شرح سود کا ایک کوریڈور متعارف کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ کوریڈور اسٹینڈنگ شبینہ ریپو/معکوس ریپو سہولتوں (فلور و سیلنگ) کے ذریعے آپریٹ کیا جائے گا، جس سے بازارِ زر کے شبینہ ریپو ریٹس کے لیے ایک رسمی کوریڈور تشکیل دیا جائے گا جو کہ اسٹیٹ بینک کی زری پالیسی سے ہم آہنگ ہوگا۔ شرح سود کوریڈور کے اہم خدوخال کو ذیل میں دیا گیا ہے: 1۔شرح سود کوریڈور اسٹیٹ بینک کی جانب سے دن کے اختتام پر دی جانے والی دو اسٹینڈنگ سہولتوں پر مشتمل ہوگا: اسٹیٹ بینک کی موجودہ سہ روزہ ریپو سہولت کا نام تبدیل کرکے اسے اسٹیٹ بینک کی شبینہ معکوس ریپو سہولت کر دیا گیا ہے جو کہ ''سیلنگ'' بن جائے گی اور بازار سے اضافی فنڈز کو جذب کرنے کے لیے ایک نئی اسٹیٹ بینک شبینہ معکوس سہولت دی گئی ہے جو کوریڈور کے ''فلور'' کا کام انجام دے گی۔ 2۔اسٹیٹ بینک سے دن کے اختتام پر بازار میں فنڈز کی قلت کی صورت میں ''سیلنگ'' پر مالکاری کی سہولت حاصل کرنے کی موجودہ مشق اسی صورت میں جاری رہے گی اور حکومت پاکستان کے مارکیٹ ٹریژری بلز اور وفاقی/پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز پر ''ایس بی پی کی سہ روزہ ریپو سہولت (جس کا نام تبدیل کرکے اب ایس بی پی شبینہ ریورس ریپو سہولت)'' کے بارے میں اسٹیٹ بینک کی جانب سے وقتاً فوقتاً جاری کی جانے والی ہدایات لاگو رہیں گی۔ 3۔'فلور' نرخ پر دن کے اختتام پر شبینہ اسٹینڈنگ ریپو کی سہولت جدولی بینکوں اور بنیادی ڈیلرز کو حاصل رہے گی، جن کے پاس بین البینک منڈی میں اضافی فنڈز موجود ہیں۔ ان فنڈز کو ٹریژری بلز پر شبینہ ریپو کی شکل میں ''فلور'' شرح پر اسٹیٹ بینک کے پاس رکھوایا جاسکتا ہے۔ اس کی کچھ آپریشنل تفصیلات کو ذیل میں دیا گیا ہے: الف۔صرف جدولی بینکوں اور بنیادی ڈیلرز اسٹیٹ بینک کے پاس 'فلور' شرح پر فنڈز رکھوانے کے اہل ہوں گے۔ ب۔یہ سہولت صرف دن کے اختتام پر دی جائے گی، جب اس بات کو یقینی بنایا جاسکتا ہو کہ مارکیٹ میں اضافی فنڈز دستیاب ہیں۔ ج۔اس رقم کے بارے میں اسٹیٹ بینک کو مطلع کرنے کا وقت پیر تا ہفتہ سہ پہر 2 بجکر 30 منٹ سے لے کر سہ پہر 3 بجکر 30 منٹ ہوگا جبکہ ہفتے کو 12 بجے تا 1 بجے ہوگا۔ (اس کے فارمیٹ کا نمونہ منسلک ہے)

		د۔شبینہ ریپو/ریورس ریپو سہولت کے لیے کم از کم رقم 100 ملین پاکستانی روپے اور 50 ملین کے اضعاف پر ہوگی۔ ہ۔شبینہ ریپو/معکوس ریپو سہولت کے تحت اسٹیٹ بینک سے حاصل کیے جانے والے ٹریژری بلز ایس ایل آر اہلیت کے حامل ہوں گے۔ 4۔اسٹیٹ بینک وقتاً فوقتاً ضرورت پڑنے پر 'فلور' اور 'سیلنگ' کی شرح (اور کوریڈور کی چوڑائی) کی ہدایات دے گا۔ 5۔اسٹیٹ بینک ان اسٹینڈنگ سہولتوں کے علاوہ موجودہ مشق کے مطابق ریپوز/معکوس ریپوز کی شکل میں میعادی بازار زر کے سودے کرنا جاری رکھے گا۔ 6۔شرح سود کوریڈور کا اطلاق 17 اگست 2009ء سے ہوگا۔
25 مئی 2010ء	ڈی ایم ایم ڈی سرکلر لیٹر نمبر 01	**غیر مسابقتی بولیاں۔طریقہ کار** دیکھنے میں آیا ہے کہ پرائمری ڈیلرز اسٹیٹ بینک کو دی جانے والی غیر مسابقتی بولیوں کے تجویز کردہ فارمیٹ/طریقہ کار پر عمل نہیں کر رہے ہیں۔اس لیے انہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنی غیر مسابقتی بولیاں جمع کرانے میں ذیل میں دی گئی ہدایات پر سختی سے عملدرآمد کو یقینی بنائیں: الف) تمام بولیوں میں اسٹیٹ بینک کے ڈائریکٹر شعبہ ملکی بازار و شعبہ زری انتظام کو مخاطب کیا جائے۔ ب) بولی کی دستاویز کی رازداری کو مدنظر رکھتے ہوئے بولیوں کو نامزد کردہ نمبر پر فیکس کیا جانا چاہیے جو کہ 021-99212476 اور 99212477 (ڈیلنگ روم کی لائن) اور 021-99212416 ڈائریکٹر، ڈی ایم ایم ڈی (بیک اپ لائن) ہیں۔ اوپر دی گئی ہدایات پر پورا نہ اترنے والی غیر مسابقتی بولیوں کو کسی بھی پیشگی نوٹس کے بغیر مسترد کر دیا جائے گا۔اس کی مزید وضاحت کی گئی ہے کہ غیر مسابقتی بولیوں کی قیمتوں پر قبول کی جانب سے بہ وز اوسط یافت کو دو اشاریہ مقامات پر راؤنڈ آف کیا جاتا ہے۔
02 جولائی 2009ء	ایف ایس سی ڈی سرکلر نمبر 11	**مالی سال 10-2009ء کے لیے پرائمری ڈیلرز کی تقرری:** مالی سال 10-2009ء کے لیے ذیل میں دیئے گئے ادارے پرائمری ڈیلرز کے طور پر کام کریں گے۔ 1۔سٹی بینک۔این اے 2۔حبیب بینک لمیٹڈ 3۔جے ایس بینک لمیٹڈ 4۔ایم سی بی بینک لمیٹڈ 5۔نیشنل بینک آف پاکستان 6۔این آئی بی بینک لمیٹڈ 7۔پاک عمان انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ 8۔رائل بینک آف اسکاٹ لینڈ

		9۔اسٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک (پاکستان) لمیٹڈ 10۔یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ
21اگست2009ء	ایف ایس سی ڈی سرکلر نمبر13	**رمضان المبارک کے مہینے میں شبینہ ریپو/ معکوس ریپو سہولت سے استفادے کے اوقات** 1۔رمضان المبارک کے مہینے میں شبینہ ریپو/ معکوس ریپو سہولت (فلور / سیلنگ شرح پر) سے استفادے کے لیے اسٹیٹ بینک کو مطلع کرنے کے اوقات کو ذیل میں دیا گیا ہے: دن — شبینہ ریپو/ ریورس ریپو سہولت کا وقت پیر تا جمعرات و ہفتہ — سہ پہر1 بجے تا سہ پہر 2 بجے جمعہ — سہ پہر12 بجے تا سہ پہر1 بجے 2۔رمضان المبارک کے بعد شبینہ ریپو/ ریورس ریپو سہولت سے استفادے کے متعلق اسٹیٹ بینک کو مطلع کرنے کے لیے اوقات خود بخود رمضان کے مہینے سے پہلے کے اوقات پر واپس ہو جائیں گے۔ 3۔سب سے مذکورہ اوقات پر سختی سے عملدر آمد کی ہدایت کی جاتی ہے۔ 4۔اس موضوع پر دیگر ہدایات میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔
29جون2010ء	ایف ایس سی ڈی سرکلر نمبر08	**مالی سال 2010-11ء کے لیے پرائمری ڈیلرز کی تقرری** ہدایت کی جاتی ہے کہ مالی سال 2009-10ء کے لیے ذیل میں دیئے گئے ادارے پرائمری ڈیلرز کے طور پر کام کریں گے۔ 1۔نیشنل بینک آف پاکستان 2۔اسٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک (پاکستان) لمیٹڈ 3۔یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ 4۔حبیب بینک لمیٹڈ 5۔جے ایس بینک لمیٹڈ 6۔پاک عمان انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ 7۔این آئی بی بینک لمیٹڈ 8۔سٹی بینک این اے 9۔ایم سی بی بینک لمیٹڈ 10۔دی رائل بینک آف اسکاٹ لینڈ 11۔فیصل بینک لمیٹڈ جیسا کہ تمام پرائمری ڈیلرز کو سہ ماہی جائزہ اجلاسوں میں مطلع کیا جا چکا ہے کہ نظام میں شفافیت کو فروغ دینے کے لیے مذکورہ سرکلر میں مقرر کردہ معیار کی بنیاد پر ان کی کارکردگی کی درجہ بندی کی جائے گی، بنیادی و ثانوی حکومتی تمسکات میں ان کی سرگرمیوں کے لحاظ سے۔

		مالی سال2009-10ء کے دوران کارکردگی کے لحاظ سے تین سرفہرست اداروں کی فہرست کو ذیل میں دیا گیا ہے: 1۔نیشنل بینک آف پاکستان 2۔اسٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک (پاکستان) لمیٹڈ 3۔یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ

الف۔4 ادائیگی کا نظام

اعلان کی تاریخ	سرکلر نمبر	پالیسی فیصلہ
22اگست2009ء	پی ایس ڈی سرکلر نمبر02	**پاکستان ترسیلات زر اقدام (پی آر آئی) کے تحت ملکی ترسیلات کے سودوں کی ادائیگی وچکتائی:** مستفید افراد کے کھاتوں میں پاکستان کے کسی بھی مقام پر ترسیلاتِ زر بھجوانے کے رسمی ذرائع (بینکاری) کے استعمال کو فروغ دینے کے لیے مالی سال2009-10ء کے دوران شعبہ نظام ادائیگی نے پی آر آئی کے تحت ادائیگی کے نظاموں کا آرکیٹیکچر متعارف کرایا ہے جو کہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان، وزارت خزانہ اور وزارت اوورسیز پاکستانیز کا ایک مشترکہ منصوبہ ہے۔اس کے مقاصد میں مستفید افراد کو ترسیلات زر کی رقم کی اسی دن منتقلی کو یقینی بنانا، نظام کی کارکردگی و شفافیت میں بہتری لانا، ہنڈی/ حوالہ نظام کی حوصلہ شکنی اور ملک میں زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ کرنا شامل ہیں۔
13نومبر2009ء	پی ایس ڈی سرکلر لیٹر نمبر1	**پاکستان ترسیلات زر اقدام (پی آر آئی) کے تحت ملکی ترسیلات زر کی ادائیگی وچکتائی:** پانچ بینکوں (اے بی ایل، ایچ بی ایل، ایم سی بی، این بی پی اور یو بی ایل) میں ادائیگی کے نظام کے کامیاب نفاذ کے بعد مزید دو بینکوں: کے اے ایس بی اور جے ایس بینک کو بھی اس طریقہ کار کے شرکا کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔
2جنوری2010ء	پی ایس ڈی سرکلر لیٹر نمبر01	**پی آر آئی کے تحت ملکی ترسیلات زر کے سودوں کی ادائیگی وچکتائی کے لیے بیچز کی مقررہ میعاد پر نظر ثانی:** مستفید افراد کے کھاتوں میں اسی روز رقم منتقل کرنے میں بینکوں کو درپیش مشکلات، خصوصاً دوسرے بیچ کو وقت اور وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے دونوں بیچوں کی مقررہ میعاد پر نظر ثانی کی گئی ہے جو04 جنوری2010ء سے نافذ العمل ہوگی
30جون2010ء	پی ایس ڈی سرکلر لیٹر نمبر01	**پرزم نظام کے ذریعے این سی پی ایل کے فنڈ کی منتقلیوں کی چکتائی** سرکلر کے ذریعے پرزم نظام کے براہ راست شرکا کو نیشنل کلیئرنگ کمپنی آف پاکستان (این سی پی ایل) کے لحاظ سے منتقل فنڈز کی چکتائی کرنے کی اجازت دی گئی ہے جو کہ 12 جولائی2010ء سے نافذ العمل ہے۔ پرزم کے براہ راست شرکا کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ پرزم نظام میں این سی پی اہل کے فنڈز کی منتقلی کی چکتائی کے لیے سوئفٹ ایم ٹی103 کو استعمال کریں اور مذکورہ سرکلر کے ضمیمہ ''الف'' سے منسلک ہدایات کی روشنی میں اپنے کاروباری طریقے وضع کریں۔ اس کے مطابق، شریک بینکوں کو مزید ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس بندوبست سے استفادے کے لیے اپنے موجودہ سمجھوتوں کو بہتر بنائیں۔